PDFBOOKSFREE.PK

رسالہ نمبر: 53

امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

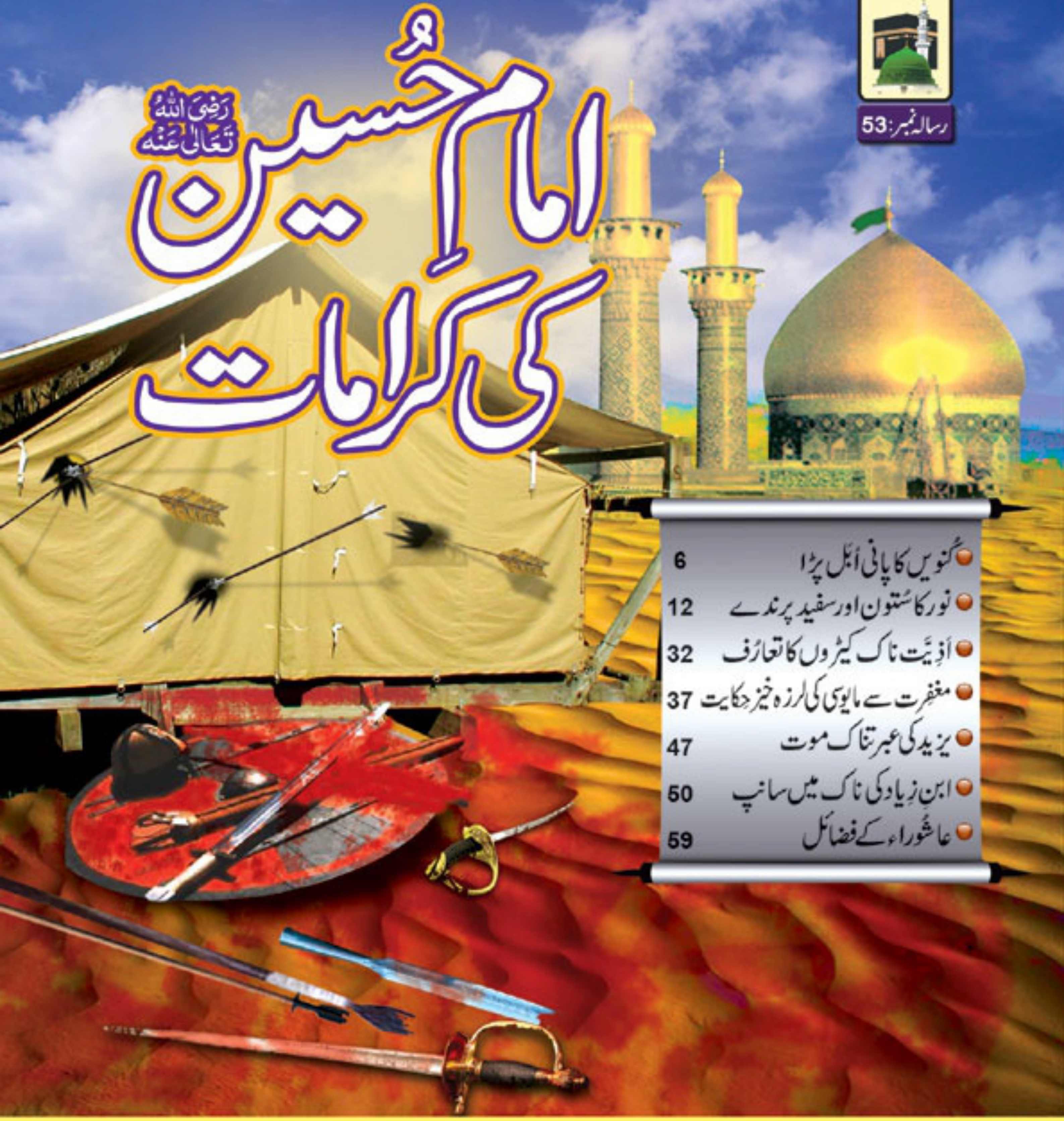

- کُنویں کا پانی اُبل پڑا 6
- نور کا سُتون اور سفید پرندے 12
- اَذِیَّت ناک کیڑوں کا تعارُف 32
- مغفِرت سے مایوسی کی لرزہ خیز حکایت 37
- یزید کی عبرتناک موت 47
- ابنِ زِیاد کی ناک میں سانپ 50
- عاشُوراء کے فضائل 59

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”یا ربِّ حسین! مجھے عشقِ حُسین دے“

کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے اِس رِسالے کوپڑھنے کی 21 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ

”مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے“

(طَبَرانی مُعجَم کبیر، ج۶، ص۱۸۵، حدیث۵۹۴۲)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمدو

﴿۲﴾ صلوٰۃ اور

﴿۳﴾ تعوُّذ و

﴿۴﴾ تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفحَہ کے اوپر دی ہوئی دوعَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)

﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِس رسالے کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔

﴿۶﴾ حتَّی الوَسع اِس کا باوُضو اور

﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔

﴿۸﴾ قرآنی آیات اور

﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زیارت کروں گا۔

﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھوں گا۔

﴿۱۲﴾ اس روایت ”عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، ج۷، ص۳۳۵، حدیث ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے اس رِسالے میں دیئے گئے امامِ عالی مقام اور بُزُرگان دین علیہم الرضوان کے واقِعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا۔

﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈرلائن کروں گا۔

﴿۱۴﴾ دوسروں کو یہ رِسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

﴿۱۵﴾ اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں مَحبَّت بڑھے گی۔“ (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، حدیث۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے (۱۰ محرمُ الحرام کی نسبت سے کم ازکم ۱۰ عدد یا حسبِ توفیق) یہ رِسالے خرید کر دوسر

کوتحفۃً دوں گا۔

﴿۱۶﴾ اِس رِسالے کے مُطالعہ کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا۔

﴿۱۷﴾ رِسالے وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو صرف زَبانی اغلاط بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا)

﴿۱۸﴾ موقع کی مناسبت سے اِس رسالے سے درس دوں گا۔

﴿۱۹﴾ ہر سال محرم الحرام میں یہ رسالہ پڑھ لیا کروں گا۔

﴿۲۰﴾ جو بات سمجھ میں نہیں آئے گی اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمۂ کنزالایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔'' (پ۱۴، النحل ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

﴿۲۱﴾ جو بات سمجھنے میں دُشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

امامِ حُسین کی کرامات

(شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر آپ ثواب کی نِیّت سے یہ رِسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سینہ حُبِّ اہلِ بیت کا مدینہ بن جائیگا۔)

دُرُود شریف کی فضیلت

بے چین دلوں کے چَین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمین، سرورِ کونَین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہما کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالٰی فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمعہ** مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال، ج۱،ص۲۵۰، حدیث۲۱۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِيْب !　　　صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادت با کرامت

راکِبِ دوشِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)، جگر گوشۂ مُرتضٰی، دلبندِ فاطمہ، سلطانِ کربلا، سیدالشھداء، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام، امامِ تِشنہ کام، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سراپا کرامت تھے حتّٰی کہ آپ کی وِلادتِ باسعادت بھی باکرامت ہے۔ حضرت سیِّدی عارِف باللہ نورُالدّین عبد الرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السامی **شَواھِدُ النُّبُوَّۃ** میں فرماتے ہیں، سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادتِ باسعادت چار **شعبانُ المُعظَّم** ۴ھ کو **مدینۂ منوّرہ** **زادَھَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تعظِيماً** میں منگل کے دن ہوئی۔ منقول ہے کہ امامِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مدتِ حَمل چھ ماہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِيِّنا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور امامِ عالی مقام امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علاوہ کوئی ایسا بچّہ زندہ نہ رہا جس کی مدّتِ حَمل چھ ماہ ہوئی ہو۔

واللّٰهُ تعالٰی اَعلمُ ورسولُهٗ اَعلمُ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰهُ تعالٰی علیه واٰلهٖ وسلَّم

(شَواہِدُ النُّبُوَّۃ، ۲۲۸، مکتبۃ الحقیقۃ ترکی)

مرحبا سرورِ عالم کے پسر آئے ہیں　　　سیِّدہ فاطمہ کے لختِ جگر آئے ہیں
واہ قسمت کہ چَراغِ حَرَمین آئے ہیں　　　اے مسلمانو! مبارک کہ حُسین آئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِيْب !　　　صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

رُخسار سے انوار کا اِظہار

حضرتِ علّامہ جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی مزید فرماتے ہیں حضرت امامِ عالی مقام سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان یہ تھی کہ جب اندھیرے میں تشریف فرما ہوتے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مبارَک پیشانی اور دونوں مقدّس رُخسار سے انوار نکلتے اور قُرب وجوار ضِیا بار (یعنی روشن) ہوجاتے۔ (ایضاً، ص۲۲۸)

دعوتِ اسلامی www.dawateislami.net

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُنویں کا پانی اُبل پڑا

حضرتِ سیِّدُ ناامامِ عالی مقام امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ جب مدینۂ منوَّرہ سے مکّۂ مکرّمہ زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تعظِیماً کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرتِ سیِّد نا ابنِ مُطیع علیہ رحمۃ اللہ البدیع سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کی، میرے کُنویں میں پانی بَہُت ہی کم ہے، برائے کرم! دُعائے بَرَکت سے نواز دیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس کُنویں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضِر کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے منہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کُلّی کی۔ پھر ڈول کو واپس کنویں میں ڈال دیا تو کنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہوگیا۔ (الطبقاتُ الکُبرٰی، ج۵ ص۱۱۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

باغِ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھوڑے نے بدلگام کو آگ میں ڈال دیا

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام، امامِ تِشنہ کام، حضرتِ سیِّدُ نا امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ یومِ عاشورا یعنی بروز جمعۃُ المبارک ۱۰ مُحَرَّمُ الحرام سـ۶۱ـھ کو یزیدیوں پر اِتمامِ حُجَّت کرنے کیلئے جس وَقت میدانِ کربلا میں خُطبہ ارشاد فرمارہے تھے اُس وَقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مظلوم قافِلے کے خَیموں کی حِفاظت کیلئے خندق میں روشن کردہ آگ کی طرف دیکھ کر ایک بدزَبان یزیدی (مالک بن عُروہ) اس طرح بکواس کرنے لگا، ''اے حُسین! ''تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگا دی!'' حضرتِ سیِّدُ نا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کَذَبْتَ یا عَدُوَّاللّٰہ یعنی ''اے دُشمنِ خدا! تو جھوٹا ہے، کیا تجھے یہ گمان ہے کہ معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں دوزخ میں جاؤں گا!'' اِمامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قافِلے کے ایک جاں نثار جوان حضرتِ سیِّدُ نا مسلم بن عوسجہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ اِمامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اُس منہ پھٹ بدلگام کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت طلب کی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ فرما کر اجازت دینے سے انکار کیا کہ ہماری طرف سے حملے کا آغاز نہیں ہونا چاہئے۔ پھر امامِ تِشنہ کام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دستِ دُعا بُلند کرکے عرض کی: اے ربِّ قہّار! عَزَّوَجَلَّ اس نابکار کو عذابِ نار سے قبل بھی اس دنیائے ناپائیدار میں آگ کے عذاب میں مبتَلا فرما۔'' فوراً دُعا مُستجاب (قبول) ہوئی اور اُس کے گھوڑے کا پاؤں زمین کے ایک سوراخ پر پڑا جس سے گھوڑے کو جھٹکا لگا اور بے ادب و گستاخ یزیدی گھوڑے سے گرا، اُس کا پاؤں رَکاب میں اُلجھا، گھوڑا اُسے گھسیٹتا ہوا دوڑا اور آگ کی خَندق میں ڈال دیا۔ اور بدنصیب آگ میں جل کر بھَسَم ہوگیا۔ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا، حمدِ اِلٰہی بجالائے اور عرض کی'' یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا شکر ہے کہ تُو نے آلِ رسول کے گُستاخ کو سزا دی۔'' (سوانح کربلا، ص ۸۸)

اہلبیتِ پاک سے بے باکیاں گستاخیاں لَعنۃُ اللّٰہِ علیکم دشمنانِ اہلبیت

سیاہ بچھو نے ڈنک مارا

گُستاخ وبدلگام یزیدی کا ہاتھوں ہاتھ بھیانک انجام دیکھ کربھی بجائے عبرت حاصِل کرنے کے اِس کو ایک اِتّفاقی اَمر سمجھتے ہوئے ایک بے باک یزیدی نے بَکا: آپ کو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیا نسبت؟ یہ سُن کر قلبِ امام کوسخت اِیذاء پہنچی اورتڑپ کر دُعاء مانگی: ''اے ربِّ جبّار عَزَّوَجَلَّ اِس بدگُفتار کو اپنے عذاب میں گرفتار فرما۔'' دُعا کا اثر ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہوا، اُس بکواسی کو ایک دم قضائے حاجت کی ضَرورت پیش آئی، فوراً گھوڑے سے اُتر کر ایک طرف کو بھاگا اور بَرَہنہ ہو کر بیٹھا، **ناگاہ ایک سیاہ بچھّو نے ڈنک مارا** نجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا، نہایت ہی ذلّت کے ساتھ اپنے لشکریوں کے سامنے اِس بدزَبان کی جان نکلی۔ مگر ان سنگ دلوں اور بے شرموں کو عبرت نہ ہوئی اِس واقِعہ کو بھی ان لوگوں نے اِتّفاقی اَمر سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ (ایضاً ص ۸۹)

علی کے پیارے خاتونِ قِیامت کے جگر پارے
زمیں سے آسماں تک دھوم ہے ان کی سیادت کی

گستاخِ حُسین پیاسا مرا

یزیدی فوج کا ایک سخت دل مُزنی شخص امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے آ کر یوں بکنے لگا'' دیکھو تو سہی دریائے فُرات کیسا موجیں مار رہا ہے، خدا کی قسم! تمہیں اس کا ایک قطرہ بھی نہ ملے گا اور تم یوں ہی پیاس سے ہلاک ہو جاؤ گے۔'' امام تِشنہ کام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، اَللّٰھُمَّ اَمِتْهُ عَطْشَانًا ۔یعنی'' **یااللہ عَزَّوَجَلَّ** اِس کو پیاسا مار۔'' امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دُعا مانگتے ہی اُس بے حیا مُزنی کا گھوڑا بِدَک کر دوڑا، مُزنی پکڑنے کیلئے اس کے پیچھے بھاگا، پیاس کا غَلَبہ ہوا، اس شدّت کی پیاس لگی کہ اَلْعَطَش! اَلْعَطَش! یعنی ہائے پیاس! ہائے پیاس! پکارتا تھا مگر پانی جب اِس کے منہ سے لگاتے تھے تو ایک قطرہ بھی پی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ اِسی شدّتِ پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ (سوانح کربلا ص ۹۰)

ہاں مجھ کو رکھو یاد میں حیدر کا پسر ہوں — اور باغِ نُبُوَّت کے شجر کا میں ثَمر ہوں
میں دِیدۂ ہمّت کیلئے نورِ نظر ہوں — پیاسا ہوں مگر ساقیِ کوثر کا پسر ہوں

کرامات اِتمامِ حُجت کی کڑی تھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ عالی کس قدر عظمت والی ہے۔ معلوم ہوا کہ خداوَندِ غفور عَزَّوَجَلَّ کو امامِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی قطعاً نامنظور ہے۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدگو دونوں جہان میں مردود ومَطرود (یعنی دُھتکارا ہوا) ہے۔ گستاخانِ حُسین کو دنیا میں بھی دردناک سزاؤں کا سامنا ہوا اور اس میں یقیناً بڑی عبرت ہے۔ صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی بعض گستاخانِ حسین کے ہاتھوں ہاتھ ہونے والے عبرتناک بدانجام کے واقِعات نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: فرزندِ رسول کو یہ بات بھی دکھا دینی تھی کہ اس کی مقبولیّتِ بارگاہِ حق پر اوران کے قُرب ومنزِلت پر جیسی کہ نُصُوصِ کثیرہ واحادیثِ شَہیرہ شاہِد ہیں ایسے ہی ان کے خَوارِق وکرامات بھی گواہ ہیں۔ اپنے اس فضل کا عملی اظہار بھی اِتمامِ حُجّت کے سلسلے کی ایک کڑی تھی کہ اگر تم آنکھ رکھتے ہو تو دیکھ لو کہ جو ایسا مُستجابُ الدَّعوات (یعنی جس کی دعاء قبول ہوتی ہو) ہے اس کے مقابلہ میں آنا خدا (عَزَّوَجَلَّ) سے جنگ کرنا ہے۔ اس کا انجام سوچ لو اور باز رہو مگر شرارت کے مُجسّمے اس سے بھی سبق نہ لے سکے اور دنیائے ناپائیدار کی حِرص کا بھوت جوان کے سروں پر سُوار تھا اس نے انھیں اندھا بنادیا۔ (سوانح کربلا، ص ۹۰)

نور کا سُتون اور سفید پرِندے

امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے **سرِ منوّر** سے مُتعَدَّد کرامات کا ظُہور رہوا۔ اہلِ بَیت علیہم الرضوان کے قافِلے کے بَقِیّہ افراد **11 مُحرَّمُ الحرام** کو کوفہ پہنچے جب کہ شُہدائے کربلا علیہم الرضوان کے مبارَک سر اُن سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے۔ اِمامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **سرِ انور** رُسوائے زمانہ یزیدی بدبخت ''خولی بن یزید'' کے پاس تھا یہ مَر دود رات کے وَقت کوفہ پہنچا۔ قصرِ امارت (گورنر ہاؤس) کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ یہ **سرِ انور** کو لے کر اپنے گھر آ گیا۔ ظالم نے **سرِ انور** کو بے اَدَبی کے ساتھ زمین پر رکھ کر ایک بڑا برتن اس پر اُلٹ کر اس کو ڈھانپ دیا اور اپنی بیوی ''نوار'' کے پاس جا کر کہا: میں تمہارے لئے زمانے بھر کی دولت لایا ہوں، وہ دیکھ حُسین بن علی کا سر تیرے گھر پر پڑا ہے۔ وہ بگڑ کر بولی: ''تجھ پر خدا کی مار! لوگ تو سیم و زر لائیں اور تو فرزندِ رسول کا **مبارَک سر** لایا ہے۔ خدا کی قسم! اب میں تیرے ساتھ کبھی نہ رہوں گی۔'' ''نوار'' یہ کہہ کر اپنے بچھونے سے اُٹھی اور جِدھر **سرِ انور** تشریف فرما تھا اُدھر آ کر بیٹھ گئی۔ اُس کا بیان ہے: **خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ ایک نور برابر آسمان سے اُس برتن تک مثلِ سُتون چمک رہا تھا اور سفید پرندے اس کے اِرد گرد منڈلا رہے تھے۔** جب صبح ہوئی تو خولی بن یزید **سرِ انور** کو ابنِ زِیاد بدنِہاد کے پاس لے گیا۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۳، ص ۴۳۴)

بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزارِ جنّت کی

سُواری آنیوالی ہے شہیدانِ مَحَبَّت کی

خولی بن یزید کا دردناک انجام

دنیا کی مَحَبَّت اور مال وزر کی ہَوَس انسان کو اندھا اور انجام سے بے خبر کر دیتی ہے۔ بدبخت خولی بن یزید نے دُنیا ہی کی مَحَبَّت کی وجہ سے مظلومِ کربلا کا **سرِ انور** تن سے جُدا کیا تھا۔ مگر چند ہی برس کے بعد اِس دنیا ہی میں اُس کا ایسا خوفناک انجام ہوا کہ کلیجہ کانپ جاتا ہے چُنانچہ چند ہی برس کے بعد مُختار ثقفی نے قاتلینِ امامِ حسین کے خلاف جو انتِقامی کارروائی کی اس ضمن میں صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: مختار نے ایک حکم دیا کہ کربلا میں جو شخص (لشکرِ یزید کے سپہ سالار) عمرو بن سعد کا شریک تھا وہ جہاں پایا جائے مار ڈالا جائے۔ یہ حکم سُن کر کوفہ کے جفا شِعار سُورما بصرہ بھاگنا شروع ہوئے۔ مُختار کے لشکر نے ان کا تعاقُب کیا جس کو جہاں پایا ختم کر دیا، لاشیں جلا ڈالیں، گھر لُوٹ لیے۔ ''خولی بن یزید'' وہ خبیث ہے جس نے حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **سرِ مبارَک** تنِ اقدس سے جُدا کیا تھا۔ یہ رُوسیاہ بھی گِرِفتار کر کے مُختار کے پاس لایا گیا، **مُختار نے پہلے اس کے چاروں ہاتھ پیر کٹوائے پھر سُولی چڑھایا، آخر آگ میں جھونک دیا۔** اِس طرح لشکرِ ابنِ سعد کے تمام اَشرار کو طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ ہلاک کیا۔ چھ ہزار کُوفی جو حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں شریک تھے ان کو مختار نے طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ (سوانحِ کربلا، ص ۱۲۲)

اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلبیت — دیکھا کہ تم کو ظلم کی کیسی سزا ملی
کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے — گھوڑے[1] پہ بھی نہ گور[2] کو تمہاری جا ملی
رُسوائے خَلق ہو گئے برباد ہو گئے — مردودو! تم کو ذلّتِ ہر دوسرا مِلی
تم نے اُجاڑا حضرتِ زَہرا کا بوستاں — تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی
دنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں — دنیا ملی نہ عیش وطَرَب[3] کی ہوا ملی
آخر دکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے — سرکٹ گئے اماں نہ تمہیں اِک ذرا مِلی

پائی ہے کیا نعیمؔ اُنھوں نے ابھی سزا
دیکھیں گے وہ جحیم[4] میں جس دن سزا مِلی

مــــــــــــــــــــــــــــــــدیــــنه

[1] یعنی کچرا کونڈی [2] یعنی قبر [3] یعنی خوشی [4] دوزخ کے ایک طبقے کا نام **جَحِیم** ہے۔

نَیزہ پر سرِ اقدس کی تِلاوت

حضرتِ سیِّدُنا زَید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: جب یزیدیوں نے حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **سرِ انور** کو نیزے پر چڑھا کر کوفہ کی گلیوں میں گشت کیا اس وَقت میں اپنے مکان کے بالا خانہ پر تھا۔ جب **سرِ مبارَک** میرے سامنے سے گزرا تو میں نے سنا کہ **سرِ پاک** نے (پارہ ۱۵ سورۃُ الکَھف کی آیت نمبر ۹) تِلاوت فرمائی:

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَهۡفِ وَالرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ○ (پ۱۵، الکہف، ۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ (غار) اور جنگل کے کَنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

(شَواہِدُ النُّبُوَّۃ، ص ۲۳۱)

اِسی طرح ایک دوسرے بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب یزیدیوں نے **سرِ مبارَک** کو نیزہ سے اُتار کر ابنِ زِیادِ بد نِہاد کے محل میں داخِل کیا، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدّس ہونٹ ہل رہے تھے اور زَبانِ اقدس پر (پارہ ۱۳ سورۂ ابراھیم کی آیت نمبر ۴۲) کی تلاوت جاری تھی۔

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؕ (پ۱۳، ابراھیم، ۴۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔

(روضۃ الشُّہداء مترجم، ج ۲، ص ۳۸۵)

عبادت ہو تو ایسی ہو تلاوت ہو تو ایسی ہو
سرِ شبّیر تو نیزے پہ بھی قراں سناتا ہے

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِيۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

منہال بن عَمرو کہتے ہیں: واللہ میں نے بچشمِ خود دیکھا کہ جب امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **سرِ انور** کو لوگ نیزے پر لیے جاتے

تھے اُس وَقت میں ''دِمشق'' میں تھا۔ **سرِ مبارک** کے سامنے ایک شخص سورۃُ الکہف پڑھ رہا تھا جب وہ آیت نمبر ۹ پر پہنچا:

اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ○ (پ۱۵،الکہف،۹)	ترجَمۂ کنزالایمان: پہاڑ کی کھوہ (غار) اور جنگل کے کَنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

اُس وَقت اللہ تعالیٰ نے قُوّتِ گویائی بخشی تو **سرِ انور** نے بزبانِ فصیح فرمایا: اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَتْلِي وَ حَمْلِي'' اصحابِ کہف کے واقعہ سے میرا قتل اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تر ہے۔'' (شرح الصدور،ص۲۱۲)

سرِ شہیدانِ مَحبَّت کے ہیں نیزوں پر بُلند

اور اونچی کی خدا نے عزّ و شانِ اہلبیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اپنی کتاب سوانحِ کربلا میں یہ حِکایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں درحقیقت بات یِہی ہے کیونکہ اَصحابِ کہف پر کافِروں نے ظلم کیا تھا اور حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت نے مہمان بنا کر بلایا، پھر بیوفائی سے پانی تک بند کر دیا! اٰل واَصحاب علیہم الرضوان کو حضرتِ امامِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شہید کیا۔ پھر خود حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا، اہلبیتِ کرام علیہم الرضوان کو اَسیر (یعنی قیدی) بنایا، **سرِ مبارَک** کو شہر شہر پھرایا۔ اَصحابِ کہف سالہا سال کی طویل نیند کے بعد بولے یہ ضَرور عجیب ہے مگر **سرِ انور** کا تنِ مبارک سے جدا ہونے کے بعد کلام فرمانا عجیب تر ہے۔ (سوانحِ کربلا،ص ۱۱۸)

خون سے لکھا ہوا شعر

یزیدِ پلید کے ناپاک لشکری شُہدائے کربلا علیہم الرضوان کے پاکیزہ سروں کو لیکر جا رہے تھے۔ دریں اَثنا ایک منزِل پر ٹھہرے۔ حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدُ العزیز مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی لکھتے ہیں، وہ نَبیذ یعنی کھجور کا شِیرہ پینے لگے۔ ایک اور روایت میں ہے، وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ یعنی وہ شراب پینے لگے۔ اِتنے میں ایک **لوہے کا قلم** نُمو دار ہوا اور اُس نے **خون** سے یہ شِعر لکھا

اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

(یعنی کیا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ روزِ قیامت ان کے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت پائیں گے؟)

بعض روایات میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت شریفہ سے تین سو برس پیشتر یہ شعر ایک پتھر پر لکھا ہوا ملا۔ (الصواعِقُ المُحرِ قۃ،۱۹۴)

سرِ انور کی کرامت سے راہب کا قبولِ اسلام

ایک راہب نصرانی نے دَیر (یعنی گرجا گھر) سے سرِ انور دیکھا تو پوچھا، بتایا، کہا: ''تم بُرے لوگ ہو، کیا دس ہزار اشرفیاں لے کر اس پر راضی ہو سکتے ہو کہ ایک رات یہ سر میرے پاس رہے۔'' ان لالچیوں نے قبول کر لیا۔ راہب نے **سرِ مبارَک** دھویا، خوشبو لگائی، رات بھر اپنی ران پر رکھے دیکھتا رہا ایک نور بلند ہوتا پایا۔ راہب نے وہ رات رو کر کاٹی، صبح اسلام لایا اور

گرجا گھر، اس کا مال ومتاع چھوڑ کر اپنی زندگی اہلِ بیت کی خدمت میں گزار دی۔(الصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَة، ۱۹۹)

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دُکانِ اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دِرہم و دِینار ٹِھیکریاں بن گئے

یزیدیوں نے لشکرِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ان کے خَیموں سے جو دِرہم و دِینار لوٹے تھے اور جو راہِب سے لیے تھے اُن کو تقسیم کرنے کیلئے جب تھیلیوں کے مُنہ کھولے تو کیا دیکھا کہ وہ سب دِرہم و دِینار ٹِھیکریاں بنے ہوئے تھے اور اُن کے ایک طرف پارہ ۱۳ سورۂ ابراھیم کی آیت (نمبر 42) وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط (ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔) اور دوسری طرف پارہ ۱۹ سورۃُ الشُّعَراء کی آیت (نمبر 227) تحریر تھی:

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ O ترجَمۂ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔(ایضاً، ص۱۹۹)

تم نے اُجاڑا حضرتِ زَہرا کا بوستاں — تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بددعا ملی
رُسوائے خَلق ہو گئے برباد ہو گئے — مَردودو! تم کو ذلّتِ ہر دوسَرا ملی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ قدرت کی طرف سے ایک درسِ عبرت تھا کہ بدبختو! تم نے اس فانی دنیا کی خاطر دین سے مُنہ موڑا اور آلِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ظلم وستم کا پہاڑ توڑا۔ یاد رکھو! دین سے تم نے سخت لاپرواہی برتی اور جس فانی و بے وفا دُنیا کے حُصول کے لئے ایسا کیا وہ بھی تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی اور تم خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَة (یعنی دنیا میں بھی نقصان اور آخرت میں بھی نقصان) کا مصداق ہو گئے۔

دنیا پرستو دین سے منہ موڑ کر تمہیں — دنیا ملی نہ عَیش و طَرَب کی ہوا ملی

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے جب کبھی عملاً دین کے مقابلے میں اِس فانی دنیا کو ترجیح دی تو اس بے وفا دنیا سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور جنہوں نے اس فانی دنیا کو لات ماردی اور قراٰن وسنّت کے احکامات پر مضبوطی سے قائم رہے اور دین وایمان سے منہ نہیں موڑا بلکہ اپنے کردار وعمل سے یہ ثابت کیا ؎

سر کٹے، کُنبہ مرے سب کچھ لُٹے — دامنِ احمد نہ ہاتھوں سے چُھٹے

تو دنیا ہاتھ باندھ کر ان کے پیچھے پیچھے ہوگئی اور وہ دارَین میں سُرخرو ہوئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں ؎

وہ کہ اِس کا در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا

سرِ انور کہاں مدفون ہوا؟

امامِ عالی مقام، حضرتِ سیّدُنا امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کے مدفن کے بارے میں اِختلاف ہے۔ علامہ قُرطُبی اور حضرتِ سیّدُنا شاہ عبدالعزیز مُحدِّث دِہلوی علیہِ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ یزید نے اَسیرانِ کربلا اور **سرِ انور** کو مدینۂ منوّرہ زادھا اللّٰہُ شرفًا وَّتعظِیماً روانہ کردیا اور مدینۂ منوّرہ زادھا اللّٰہُ شرفًا وَّ تعظِیماً میں **سرِ انور** کو تجہیز و تکفین کے بعد جنّتُ البقیع شریف میں حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ زَہرا یا حضرتِ سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پہلو میں دَفن کردیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اسیرانِ کربلا نے چالیس روز کے بعد کربلا میں آکر **سرِ انور** کو جَسَدِ مبارک سے ملا کر دَفن کیا۔ بعض کا کہنا ہے، یزید نے حکم دیا تھا کہ ''امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو شہروں میں پھراؤ۔'' پھرانے والے جب عَسقَلان پہنچے تو وہاں کے امیر نے اُن سے لے کر دَفن کردیا۔ جب عَسقَلان پر فرنگیوں کا غَلَبہ ہوا تو طلائع بن رزّیک جس کو صالح کہتے ہیں نے تیس ہزار دینار دے کر فرنگیوں سے **سرِ انور** لینے کی اجازت حاصِل کی اور بمع فوج و خُدّام ننگے پاؤں وہاں سے ۸ جمادی الآخر ۵۴۸ھ بروز اتوار مصر میں لایا۔ اس وَقت بھی سرِ انور کا خون تازہ تھا اور اُس سے مُشک کی سی خوشبو آتی تھی۔ پھر اس نے سبز حَریر (ریشم) کی تھیلی میں آبنُوسی کُرسی پر رکھ کر اس کے ہم وزن مُشک وعَنبر اور خوشبو اس کے نیچے اور اردگرد رکھوا کر اس پر مَشہَدِ حسینی بنوایا چُنانچِہ قریب خان خلیلی کے مَشہَدِ حسینی مشہور ہیں۔ (شامِ کربلا، ص ۲۴۶)

کس شَقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اہلبیت

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

تُربتِ سرِ انور کی زیارت

حضرتِ سیّدُنا شیخ عبدُ الفتّاح بن ابی بکر بن احمد شافعی خلوتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے رسالہ ''نورُ العَین'' میں نقل فرماتے ہیں: شیخُ الاسلام شمسُ الدّین لقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی جو کہ اپنے وَقت کے شیخُ الشُّیوخِ مالِکیہ تھے ہمیشہ مَشہَدِ مبارَک میں **سرِ انور** کی زیارت کو حاضِر ہوتے اور فرماتے کہ حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سرِ انور** اِسی مقام پر ہے۔ حضرتِ سیّدُنا شیخ شہابُ الدّین حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے مَشہَدِ حُسینی کی زِیارت کی مگر مجھے شُبہ ہو رہا تھا کہ **سرِ مبارک** اِس مقام پر ہے یا نہیں؟ اچانک مجھ کو نیند آگئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بہ صورتِ نَقیب **سرِ مبارک** کے پاس سے نکلا اور حُضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حجرۂ مبارکہ میں حاضِر ہوا اور عرض کی: ''**یا رسولَ اللّٰہ**! عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم احمد بن حلبی اور عبدالوہّاب نے آپ کے شہزادے امامِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ مبارک کے مدفن** کی زیارت کی ہے۔'' آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْھُمَا وَاغْفِرْلَھُم۔ اے اللہ ان دونوں کی زیارت کو قبول فرما اور دونوں کو بخش دے۔ حضرتِ سیّدُنا شیخ شہابُ الدّین حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ اُس دن سے مجھے یقین ہو گیا کہ حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سرِ انور** یہیں تشریف فرما ہے پھر میں نے مرتے تک **سرِ مُکرّم** کی زیارت نہیں چھوڑی۔ (شامِ کربلا، ص ۲۴۷)

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تَطْہِیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

سرِ انور سے سلام کا جواب

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ خلیل اَبِی الحسن تماّرسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **سرِ انور** کی زیارت کے لئے جب مَشہد مبارَک کے پاس حاضِر ہوتے تو عرض کرتے: **اَلسَّلامُ علیکم یا ابنَ رسولِ اللّٰہ** اورفوراً جواب سنتے: **وَعلیکَ السَّلامُ یا اَبَا الْحسن**. ایک دن سَلام کا جواب نہ پایا، حیران ہوئے اور زیارت کر کے واپس آ گئے دوسرے روز پھر حاضِر ہوکر سلام کیا تو جواب پایا۔عرض کی، یاسیِّدی! کل جواب سے مشرَّف نہ ہوا کیا وجہ تھی؟ فرمایا: اے ابوالحسن! کل اِس وَقت میں اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضِر تھا اور باتوں میں مشغول تھا۔ (شامِ کربلا، ص ۲۴۷)

جدا ہوتی ہیں جانیں جسم سے جاناں سے ملتے ہیں
ہوئی ہے کربلا میں گرم مجلس وَصل و فُرقت کی

حضرتِ سیِّدُ نا امام عبدُ الوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں اہلِ کشف صُوفیا اسی کے قائل ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **سرِ انور** اِسی مقام پر ہے۔شیخ کریم الدین خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ عزَّوجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اجازت سے اِس مقام کی زیارت کی ہے۔(ایضاً ص ۲۴۸)

اِسی منظر پہ ہر جانب سے لاکھوں کی نگاہیں ہیں
اِسی عالم کو آنکھیں تک رہی ہیں ساری خلقت کی

سرِ انور کی عجیب بَرَکت

منقول ہے، مِصر کے سلطان ''مَلِک ناصِر'' کو ایک شخص کے مُتعَلِّق اِطّلاع دی گئی کہ یہ شخص جانتا ہے کہ اس مَحَل میں خزانہ کہاں دَفن ہے مگر بتاتا نہیں۔سلطان نے اُگلوانے کیلئے اس کی تعذِیب یعنی اَذیّت دینے کا حکم دیا۔مُتَوَلّیِ تعذِیب (یعنی اذیَّت دینے پر مامور شخص) نے اس کو پکڑا اور اس کے سر پر **خَنافس** (گُبریلے) لگائے اور اس پر **قِرمِز** (یعنی ایک طرح کے ریشم کے کیڑے) ڈال کر کپڑا باندھ دیا۔یہ وہ خوفناک اَذِیَّت وعُقُوبت ہے کہ اس کو ایک مِنٹ بھی انسان برداشت نہیں کرسکتا۔اس کا دِماغ پھٹنے لگتا ہے اور وہ فوراً راز اُگل دیتا ہے۔اگر نہ بتائے تو کچھ ہی دیر کے بعد تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے۔یہ سزا اُس شخص کو کئی مرتبہ دی گئی مگر اس کو کچھ بھی اثر نہ ہوا بلکہ ہر مرتبہ خَنافِس مرجاتے تھے۔لوگوں نے اِس کا سبب پوچھا تو اس شخص نے بتایا کہ جب حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُ نا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **سرِ مبارَک** یہاں مِصر میں تشریف لایا تھا۔ **اَلْحمدُ لِلّٰہ** عزَّوَجلَّ میں نے اس کو عقیدت سے اپنے سر پر اُٹھایا تھا یہ اُسی کی بَرَکت اور کرامت ہے۔(شامِ کربلا، ص ۲۴۸)

پھول زخموں کے کِھلائے ہیں ہوائے دوست نے
خون سے سینچا گیا ہے گُلِستانِ اہلبیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اذیّت ناک کیڑوں کا تعارُف

معلوم ہوا مُتبرّک چیز کو عقیدت سے سر پر رکھنا دونوں[1] جہانوں میں باعثِ سعادت ہے۔ اس حکایت میں رازاُگلوانے کیلئے استعمال کئے جانے والے جن کیڑوں کا تذکرہ ہے ان کے بارے میں عرض ہے: **خَنَافِس** خُنفُسَا کی جمع ہے جو کہ نَجاست اور گوبر میں پیدا ہونے والا سیاہ رنگ کا دوسینگ[2] والا ایک کیڑا ہے۔ اُردو میں اس کو گُبریلا کہتے ہیں۔ **قِرمِز** چھوٹے چنے کے برابر سُرخ رنگ کے ریشم جیسے کیڑے کو کہتے ہیں جو کہ عموماً برسات کے دنوں میں بعض جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کو سُکھا کر اس سے ریشم رنگنے کا سُرخ رنگ بنایا جاتا ہے۔ اس کی دوا بھی بنتی ہے اور اس سے تیل بھی نکالتے ہیں۔ اُردو میں اس کو **بِیر بَہُوٹی** کہتے ہیں۔ اُس زمانے میں مُلزِموں سے اِعترافِ جُرم کروانے کے لیے اس طریقے پر اِیذا دیتے تھے، سر پر نیچے وہ **خَنَافِس** (گُبریلے) اور اوپر **قِرمِز** ڈال کر باندھ دیتے تھے، کیڑے کاٹ کاٹ کر سر کی کھال میں سُوراخ کر دیتے تھے، ان سوراخوں میں **قِرمِز** کے ٹکڑے اور ان کی رطوبت وغیرہ داخِل ہو جاتی جس سے دماغ کی رگیں پھٹ جاتی تھیں۔ یہ ایسی ناقابلِ برداشت سزا ہوتی کہ ملزِم فوراً اِعترافِ جُرم کر لیتا تھا۔ اِس رونگٹے کھڑے کر دینے والی دُنیوی اذیّت کے تذکرہ میں عذابِ آخرت کی یاد ہے۔ آہ! ان کیڑوں کی تکلیف جب کہ ہم میں سے ایک سیکنڈ کیلئے کوئی برداشت نہیں کرسکتا تو قبر و جہنَّم میں سانپ کا ڈسنا اور بچھوؤں کے ڈنک بھلا کون سہ سکتا ہے! خدانخواستہ کسی ایک چھوٹے سے گناہ پر ہی اگر پکڑ ہوگئی اور بالفرض صرف ایک ہی بچھو سر پر بٹھا دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا!

ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں | قبر میں بچّھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یاربّ
عَفْو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا | یہ کرم ہوگا تو جنّت میں رہوں گا یاربّ

سرِ مُبارَک کی چمک دمک

ایک روایت یہ بھی ہے کہ **سرِ انور** یزید پلید کے خزانہ ہی میں رہا۔ جب بنواُمیّہ کے بادشاہ سلیمان بن عبدُالملک کا دَورِ حکومت (۹۶ھ تا ۹۹ھ) آیا اور ان کو معلوم ہوا تو اُنہوں نے **سرِ انور** کی زیارت کی سعادت حاصِل کی، اس وَقت **سرِ انور** کی مبارک ہڈّیاں سفید چاندی کی طرح چمک رہی تھیں، انہوں نے خوشبو لگائی اور کفن دے کر مسلمانوں کے قبرِستان میں دفن کروا دیا۔ (تہذیب التہذیب، ج۲، ص۳۲۶، دارالفکر بیروت)

چہرے میں آفتابِ نُبُوّت کا نور تھا
آنکھوں میں شانِ صَولتِ[1] سرکارِ بُوتُراب

[1] دبدبہ

رِضائے مصطَفٰے کا راز

حضرتِ علّامہ **ابنِ حَجر ہیتمی مکّی** علیہ رحمۃ اللہ القوی روایت فرماتے ہیں کہ سُلیمان بن عبدُ الملِک جنابِ رِسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے خواب میں مشرّف ہوئے دیکھا کہ شَہَنشاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے ساتھ مُلاطفت (یعنی لُطف و کرم) فرما رہے ہیں۔ صبح اُنہوں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس خواب کی تعبیر پوچھی، اُنہوں نے فرمایا: شاید تُو نے آلِ رسول کے ساتھ کوئی بھلائی کی ہے۔ عرض کی، جی ہاں! میں نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک سر کو خزانۂ یزید میں پایا تو اس کو پانچ کپڑوں کا کفن دے کر اپنے رُفقاء کے ساتھ اس پر نماز پڑھ کر اس کو دَفن کیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ کا یِہی عمل رضائے محبوبِ ربِّ لَم یَزَل عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سبب ہوا ہے۔ (الصَّواعِقِ المُحرَّقہ، ص ۱۹۹)

مصطَفٰے عزّت بڑھانے کیلئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دُودمانِ[۱] اہلبیت

[۱] دُودمان یعنی خاندان، بڑا قبیلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مختلَف مَشاہد کی وضاحت

خطیبِ پاکستان واعظِ شیریں بیان حضرت مولینا الحاج الحافظ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی تالیف ''شامِ کربلا'' میں تحریر فرماتے ہیں **سرِ انور** کے مُتعَلّق مختلف رِوایات ہیں اور مختلف مقامات پر مَشاہِد (مَشْہد کی جمع مَشاہِد ہے۔ مَشْہد کے ایک معنیٰ یہ بھی ہیں: حاضِر ہونے کی جگہ۔) بنے ہوئے ہیں تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِن رِوایات اور مَشاہِد کا تعلُّق چندسَروں سے ہو کیوں کہ یزید کے پاس تمام شُہَدائے اہلِ بیت علیہم الرضوان کے سر بھیجے گئے تھے۔ تو کوئی سر کہیں اور کوئی کہیں دَفن ہوا ہو۔ اور نسبت حُسنِ عقیدت کی بِناء پر یا کسی اور وجہ سے صِرف حضرتِ اِمامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کردی گئی ہو۔ واللّٰہُ اَعلمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَال۔ (شامِ کربلا، ص ۲۴۹)

مغفرت سے مایوسی کی لرزہ خیز حکایت

حضرتِ سیِّدُنا ابومحمد سلیمان الاعمش کُوفی تابعی علیہِ رحمۃُ اللّٰہِ القَوی فرماتے ہیں: میں حجِ بیتُ اللہ کے لئے حاضر ہوا، دَورانِ طواف ایک شخص کو دیکھا کہ غِلافِ کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا کہہ رہا تھا: **یا اللہ!** عزوجل **مجھے بخش دے اور میں گُمان کرتا ہوں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔**'' میں اس کی اِس عجیب سی دُعا پر بَہُت مُتَعَجِّب ہوا کہ سُبحٰنَ اللّٰہِ الْعظیم آخر اِس کا ایسا کون سا گناہ ہے جس کی بخشش کی اِس کو اُمّید نہیں، مگر میں طواف میں مصروف رہا۔ دوسرے پھیرے میں بھی سنا تو وہ یِہی کہہ رہا تھا، میری حیرانی میں مزید اضافہ ہوا۔ میں نے طواف سے فارِغ ہو کر اس سے کہا، تُو ایسے عظیم مقام پر ہے جہاں بڑے سے بڑا گناہ بھی بخشا جاتا ہے اگر تُو **اللہ** عزوجل سے مغفِرت اور رَحمت طلب کرتا ہے تو اس سے اُمّید بھی رکھ کیوں کہ وہ بڑا رحیم وکریم ہے۔ اس شخص نے کہا: اے **اللہ** کے بندے تو کون ہے؟ میں نے کہا، میں سلیمان الاعمش (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہوں! اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک طرف لے گیا اور کہنے لگا، **میرا گناہ بَہُت بڑا ہے۔** میں نے کہا، کیا تیرا گناہ پہاڑوں، آسمانوں، زمینوں اور عرش سے بھی بڑا ہے؟ کہنے لگا، ہاں میرا گناہ بَہُت زیادہ بڑا ہے! **افسوس!** اے سُلَیمان! میں اُن ستّر بدنصیب آدمیوں میں سے ہوں جو حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **سرِ انور** کو یزیدِ پلید کے پاس لائے تھے۔ یزیدِ پلید نے اس مبارک سر کو شہر کے باہَر لٹکانے کا حکم دیا۔ پھر اس کے حکم سے اُتارا گیا اور سونے کے طَشت میں رکھ کر اس کے سَونے کے کمرے (BEDROOM) میں رکھا گیا۔ آدھی رات کے وَقت یزید پلید کی زوجہ کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **سرِ انور** سے لے کر آسمان تک ایک نورانی شُعاع جگمگا رہی ہے! یہ دیکھ کر وہ سخت خوف زدہ ہوئی اور اس نے یزیدِ پلید کو جگایا اور کہا، اُٹھ کر دیکھو، میں ایک عجیب وغریب منظر دیکھ رہی ہوں، یزید نے بھی اس روشنی کو دیکھا اور خاموش رہنے کیلئے کہا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے **سرِ مبارک** نکلوا کر دِیبائے سبز (ایک عمدہ قسم

کے سبز کپڑے) کے خیمے میں رکھوا دیا اوراس کی نگرانی کے لیے ستّر آدمی مقرّر کر دیئے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ پھر ہمیں حکم ہوا جاؤ کھانا کھا آؤ۔ جب سورج غُروب ہوگیا اور کافی رات گزر گئی تو ہم سوگئے۔ یکا یک میری آنکھ کُھل گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک بڑا بادَل چھایا ہوا ہے اوراس میں سے گڑگڑاہٹ اور پروں کی پھڑ پھڑاہٹ کی سی آواز آرہی ہے پھر وہ بادَل قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ زمین سے مل گیا اوراس میں سے ایک مرد نُمودار ہوا جس پر جنّت کے دو حُلّے تھے اوراس کے ہاتھ میں ایک فَرش اور کُرسیاں تھیں، اس نے وہ فَرش بچھایا اوراس پر کُرسیاں رکھ دیں اور پکارنے لگا: اے ابوالبشر! اے آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام! تشریف لایئے۔ ایک نہایت حسین وجمیل بُزرگ تشریف لائے اور **سرِ مبارک** کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا: ''سلام ہوتجھ پر اے اللہ کے ولی! سلام ہوتجھ پر اے بقیۃُ الصّالحین! زندہ رہے تم سعید ہوکر، قتل ہوئے تم طَرِید یعنی خلف ہوکر، پیاسے رہے حتّٰی کہ اللہ عزوجل نے تمہیں ہم سے ملا دیا۔ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے اور تمہارے قاتل کے لیے بخشش نہیں، تمہارے قاتل کے لیے کل قِیامت کے دن دوزخ کا بہت بُرا ٹھکانا ہے۔''

یہ فرما کر وہ وہاں سے ہٹے اوراُن کرسیوں میں سے ایک کرسی پر تشریف فرما ہوگئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک اور بادَل آیا وہ بھی اِسی طرح زمین سے مل گیا اور میں نے سُنا کہ ایک مُنادی نے ندا کی: اے نبیُّ اللہ! اے نوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام! تشریف لایئے۔ ناگاہ ایک صاحِبِ وَجاہت زَردی مائل چہرہ والے بُزرگ دو جنّتی حُلّے پہنے ہوئے تشریف لائے اور اُنہوں نے بھی وُہی الفاظ ارشاد فرمائے اور ایک کُرسی پر بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور بڑا بادَل آیا اوراس میں سے حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نُمودار ہوئے، اُنہوں نے بھی وُہی کلمات فرمائے اورایک کرسی پر بیٹھ گئے اِسی طرح حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لائے اور اِسی طرح کے کلمات ارشاد فرما کر کُرسیوں پر جلوہ اَفروز ہوگئے۔ پھر ایک بہُت ہی بڑا بادَل آیا اُس میں سے حضرتِ سیِّدُنا ومولٰینا محمدِ مَدَنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ اور حضرتِ سیِّدُنا حَسَن مُجتَبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ملائکہ نُمودار ہوئے۔ پہلے مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **سرِ انور** کے پاس تشریف لے گئے اور **سرِ مبارک** کو سینے سے لگایا اور بہُت روئے۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو دیا، اُنہوں نے بھی سینے سے لگایا اور بہُت روئیں۔ پھر حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہِ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آکر یوں تعزِیَّت کی:

اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَلَدِ الطَّیِّبِ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْخُلُقِ الطَّیِّبِ، اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَ اَحْسَنَ عَزَاءَکَ فِی ابْنِکَ الْحُسَیْنِ.

سلام ہو پاکیزہ فطرت وخصلت والے پاک فرزند پر، اللہ آپ کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے اور آپ کے شہزادۂ گرامی حسین (کے اس امتحان) میں اَحسن یعنی بہترین صبر دے۔

اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا نُوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بھی تعزِیَّت فرمائی۔ پھر سرکارِ والاتبار، بِاِذنِ پروردگار دوجہاں کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

چند کلمات ارشاد فرمائے۔ پھر ایک فِرِشتے نے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب آکر عرض کی، اے **ابوالقاسم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (اس واقِعۂ ہائلہ سے) ہمارے دل پاش پاش ہوگئے ہیں۔ میں آسمانِ دنیا پر مُؤَکَّل (مُ۔وَ۔کَّل) (یعنی وہ فرشتہ جو کسی کام پر مقرّر رہو، رکھوالا، ذمّہ دار، مُحافِظ) ہوں۔ اللہ تعالٰی نے مجھے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت کا حکم دیا ہے اگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے حکم فرمائیں تو میں ان لوگوں پر آسمان ڈھادوں اور ان کو تباہ و برباد کردوں۔ پھر ایک اور فِرِشتہ نے آکر عرض کی، اے **ابوالقاسم**! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں دریاؤں پر مُؤَکَّل ہوں، اللہ تعالٰی نے مجھے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت کا حکم دیا ہے اگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں تو میں ان پر طوفان برپا کرکے ان کو تہس نہس کردوں۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے فرشتو! ایسا کرنے سے باز رہو۔ **حضرتِ سیِّدُنا حسن مجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ** نے (سوئے ہوئے چوکیداروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں) عرض کی، **نانا جان! یہ** جو سوئے ہوئے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو میرے بھائی (حُسین) کے **سرِ انور** کو لائے ہیں اور یہی نگرانی پر بھی مقرّر رہیں۔ تو نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اے میرے ربّ (عزوجل) کے فِرِشتو میرے بیٹے کے قتل کے بدلے میں ان کو قتل کردو۔'' **تو خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ چند ہی لمحوں میں میرے سب ساتھی ذبح کردیئے گئے۔** پھر ایک فِرِشتہ مجھے ذبح کرنے کے لئے بڑھا تو میں نے پکارا، اے **ابوالقاسم**! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے بچایئے اور مجھ پر رحم فرمایئے اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فِرِشتہ سے فرمایا: ''اسے رہنے دو پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے قریب آکر فرمایا: تو ان سَتّر آدمیوں میں سے ہے جو سر لائے تھے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! پس آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے کندھے میں ڈال کر مجھے منہ کے بل گرادیا اور فرمایا: **''اللہ عزوجل تجھ پر نہ رحم کرے اور نہ تجھے بخشے، اللہ عزوجل تیری ہڈّیوں کو نارِ دوزخ میں جلائے۔''** تو یہ وجہ ہے کہ میں **اللہ** عزوجل کی رحمت سے نا اُمّید ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا اَعمَش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ سُن کر فرمایا: او بد بخت! مجھ سے دُور ہو کہیں تیری وجہ سے مجھ پر بھی عذاب نازِل نہ ہوجائے۔ (شامِ کربلا، ص ۲۶۷ تا ۲۷۰)

باغِ جنّت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا

اے زہے قسمت تمہاری کُشتگانِ[۲] اہلبیت

۲ کُشتہ کی جمع، مقتولین، عُشّاق

حُبِّ جاہ و مال

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُبِّ جاہ و مال بہُت ہی بُرا وَبال ہے۔ میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔'' (سنن ترمذی، ج۴، ص۱۶۶، حدیث ۲۳۸۳)

یزید پلید مال و جاہ کی مَحبَّت ہی کی وجہ سے سانحۂ ہائلۂ کرب وبلا کے وُقوع کا باعث بنا۔ اِس ظالم بدانجام کو امامِ عالی مقام سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ وَ اَرضاہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا۔ حالانکہ سیِّدُنا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دنیائے ناپائیدار کے اِقتِدار سے کیا سروکار! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تو کل بھی اُمّتِ مُسلِمہ کے دلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور

دعوت اسلامی www.dawateislami.net

رہتی دنیا تک رہیں گیا۔

نہ ہی شِمر کا وہ ستم رہا، نہ یزید کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حُسین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

یزید کی عبرتناک موت

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مُرسلاً مروی ہے کہ: حُبُّ الدُّنیا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دنیا کی مَحبَّت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (الجامعُ الصّغیر للسّیوطی، ص۲۲۳، حدیث ۳۶۶۲، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یزید پلید کا دل چُونکہ دنیائے ناپائیدار کی مَحبَّت سے سرشار تھا اس لئے وہ شہرت واقتِدار کی ہَوَس میں گرِفتار ہو گیا۔ اپنے انجام سے غافِل ہو کر اُس نے امام عالی مقام اور آپ کے رُفقاء علیہم الرضوان کے خونِ ناحق سے اپنے ہاتھوں کو رنگ لیا۔ جس اقتِدار کی خاطر اُس نے کربلا میں ظلم وستم کی آندھیاں چلائیں وہ اِقتِدار اُس کے لیے کچھ زیادہ ہی ناپائیدار ثابت ہوا۔ بدنصیب یزید صِرف تین برس چھ ماہ تختِ حُکومت پر شَیطَنَت (یعنی شرارت وخباثت) کر کے ربیعُ النور شریف ۶۴ھ کو مُلکِ شام کے شہر ''حِمص'' کے علاقے حُوّارین میں 39 سال کی عمر میں مرگیا۔ (الکامل فی التاریخ، ج۳، ص۴۶۴، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یزیدِ پلید کی موت کا ایک سبب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومیُّ النَّسل لڑکی کے عشق میں گرِفتار ہو گیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی۔ ایک دن رنگ رلیاں منانے کے بہانے اس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بلایا۔ وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمست کر دیا۔ اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت ونابکار اپنے نبی کے نواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خنجرِ آبدار کے پے درپے وار کر کے چیر پھاڑ کر اس کو وہیں پھینک دیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی مَوالی وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب آئے۔ (اوراقِ غم، ص۵۵۰)

وہ تخت ہے کس قبر میں وہ تاج کہاں ہے؟
اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے؟

ابنِ زیاد کا دردناک انجام

یزیدِ پلید کی وہ چَنڈال چوکڑی جس نے میدانِ کربلا میں گلشنِ رسالت کے مَدَنی پھولوں کو خاک وخون میں تڑپایا تھا۔ اُن کا بھی عبرتناک انجام ہوا۔ یزیدِ پلید کے بعد سب سے بڑا مجرم کوفہ کا گورنر عُبیدُ اللہ ابنِ زیاد تھا۔ اِسی بدنِہاد کے حکم پر امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے اہلبیتِ کرام علیہم الرضوان کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ نیرنگیٔ دنیا کا تماشہ دیکھئے کہ **مختار ثقفی** کی ترکیب سے ابراھیم بن مالِک اشتر کی فوج کے ہاتھوں دریائے فُرات کے کَنارے صِرف 6 برس کے بعد یعنی 10 مُحرَّمُ الحرام ۶۷ھ کو ابنِ زیادِ بدنِہاد اِنتِہائی ذلّت کے ساتھ مارا گیا! لشکریوں نے اس کا سر کاٹ کر ابراھیم کو پیش کر دیا اور ابراھیم نے مختار کے پاس کوفہ بھجوا دیا۔ (سوانح کربلا، ص۱۲۳، مُلَخَّصاً)

جب سرِ محشر وہ پوچھیں گے بُلا کے سامنے
کیا جوابِ جرم دو گے تم خدا کے سامنے

ابنِ زِیاد کی ناک میں سانپ

دارُالامارات کُوفہ کوآراستہ کیا گیا اوراُسی جگہ ابنِ زِیادِ بدنِہاد کا **سرِ ناپاک** رکھا گیا جہاں 6 برس قبل امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **سرِ پاک** رکھا گیا تھا۔ اِس بدنصیب پررونے والا کوئی نہیں تھا بلکہ اس کی موت پرجشن منایا جارہا تھا۔(سوانحِ کربلا،ص ۱۲۳)

صحیح حدیث میں **عِمارہ بن عُمَیر** سے مروی ہے کہ جب عُبَیدُ اللہ ابن زِیاد کا سَر مع اس کے ساتھیوں کے سروں کے لاکر رکھا گیا۔تو میں ان کے پاس گیا۔اچانک غُل پڑگیا ''آیا آیا۔'' میں نے دیکھا کہ ایک سانپ آرہاہے،سب سروں کے بیچ میں ہوتا ہوا ابنِ زِیاد کے (ناپاک) نتھنوں میں داخل ہوگیا اورتھوڑی دیرٹھہر کر چلا گیا حتیٰ کہ غائب ہوگیا۔پھر غُل پڑا،''آیا آیا''،دویا تین بار ایسا ہی ہوا۔

(سُنَن تِرمذی،ج ۵،ص ۴۳۱،حدیث ۳۸۰۵،دارالفکر بیروت)

ابنِ زیاد،ابنِ سَعد،شمر،قَیس ابن اَشعَث کندی،خولی ابنِ یزید،سنان ابنِ اَنَس نَخَعی،عبدُ اللہ ابن قَیس،یزید بن مالک اور باقی تمام اَشقِیاء (شَقی کی جمع،بدبخت لوگ۔) جوحضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں شریک تھے اورساعی (یعنی کوشش کرنے والے) تھے طرح طرح کی عُقُوبتوں (یعنی اَذِیّتوں) سے قتل کیے گئے اوران کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔

(سوانحِ کربلا،ص ۱۵۸)

کب تلک تم حُکومت پہ اتراؤ گے　　کب تک آخر غریبوں کو تڑپاؤ گے
ظالمو ! بعد مرنے کے پچھتاؤ گے　　تم جہنَّم کے حق دار ہو جاؤ گے

سچ ہے کہ بُرے کا انجام بُرا ہے

مختار ثقفی نے چُن چُن کر یزیدیوں کا صَفایا کیا۔ظالموں کو کیا معلوم تھا کہ خونِ شُہَداء رنگ لائے گا اورسلطنت کے پُرزے اُڑ جائیں گے۔ہر ایک شخص جوقتلِ امام میں شریک ہوا ہے طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہوگا۔وُہی فرات کا کنارہ ہوگا،وُہی عاشوراء کا دن، وُہی ظالموں کی قوم ہوگی اورمختار کے گھوڑے انہیں رَوندتے ہوں گے۔ان کی جماعتوں کی کثرت ان کے کام نہ آئے گی۔ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے،گھر لُوٹے جائیں گے،سُولیاں دی جائیں گی،لاشیں سڑیں گی اوردنیا میں ہرشخص تُف تُف کرے گا۔اُن کی ہلاکت پرخوشی منائی جائیگی۔مَعرِکہ ٔ جنگ میں اگرچہ ان کی تعداد ہزاروں کی ہوگی مگر وہ دل چھوڑ کر ہیجڑوں کی طرح بھاگیں گے اورچوہوں اورکُتّوں کی طرح انھیں جان بچانی مشکل ہوگی،جہاں پائے جائیں گے ماردیئے جائیں گے۔دنیا میں قیامت میں ان پر نفرت وملامت کی جائے گی۔ (سوانحِ کربلا،ص ۱۲۵)

دیکھے ہیں یہ دن اپنے ہی ہاتھوں کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

مُختار نے نُبُوَّت کا دعویٰ کر دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے بارے میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی خفیہ تدبیرکوکوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے۔مختار ثقفی جس نے قاتلینِ حُسین کو چُن چُن کر مارا اور مُحِبّینِ حُسین کے دل جیتے مگر اُس پرشقاوتِ اَزَلی (یعنی اَزَلی بدبختی) غالِب ہوئی اوراُس نے **نُبُوَّت کا دعویٰ** کردیا اور کہنے لگا،میرے پاس وَحی آتی ہے۔(الصواعق المحرقة،ص ۱۹۸)

وَسوَسہ: اتنا زبردست مُحِبِّ اہلبیت کس طرح گمراہ ہوکر مُرتَد ہوسکتا ہے۔کیا کسی جھوٹے نبی کو بھی ایسے شاندار کارنامے کرنے کی توفیق حاصِل ہوسکتی ہے؟

وَسوَسہ کا علاج: **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** بے نیاز ہے۔اُس کی **خفیہ تدبیر** سے ہم سبھی کو ڈرنا چاہئے کہ نہ جانے ہمارا اپنا کیا بنے گا! دیکھئے! **شیطان** بھی بَہُت زبردست عالم وفاضِل اور عابِد وزاہِد تھا۔اس نے ہزاروں برس عبادت کی تھی مگر شقاوتِ اَزَلی غالِب آئی اور وہ کافِر ومَلعُون ہوگیا۔ **بَلعَم بن باعورا** بھی بَہُت بڑا عالم،عابِد وزاہِد اور مُستَجابُ الدَّعوات تھا۔اُس کو **اِسمِ اعظم** کا علم تھا اپنی جگہ بیٹھ کر روحانیت کے سبب عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا مگر شقاوتِ ازلی جب غالب آگئی تو بے ایمان ہوکر مرگیا اور کُتّے کی شکل میں داخِلِ جہنَّم ہوگا۔ابنِ سقا جو کہ ذہین ترین عالم ومُناظر تھا مگر **وَقت کے غوث** کی بے اَدَبی کا مُرتَکِب ہوگیا بالآخر نصرانی شہزادی کے عشق میں مبتلا ہوکر نصرانی مذہب قَبول کرنے کے بعد ذلّت کی موت مرگیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرتِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وحی فرمائی کہ میں نے **یحییٰ بن زکریا** (علیہما السلام) کے قتل کے عِوض ستّر ہزار افراد مارے تھے اور تمہارے نواسے کے عِوض ان سے دُگنے (یعنی ڈبل) ماروں گا۔

(المستدرک للحاکم ،ج۳،ص۴۸۵،حدیث ۴۲۰۸)

تو تاریخ شاہد ہے کہ حضرتِ یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام کے خونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بُختِ نصر جیسے ظالم کو مُتعیَّن کیا جو خُدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔اِسی طرح حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خونِ ناحق کا بدلہ لینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے **مختار ثقفی** جیسے کذّاب کو مقرّر فرمایا۔(شامِ کربلا،ص۲۸۵)

دعوت اسلامی
www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ کی مصلحتیں خود وُہی جانتا ہے۔وہ اپنی مَشِیَّت سے ظالموں کے ذَرِیعے بھی ظالموں کو ہلاک کرتا ہے۔چُنانچہ

پارہ ۸ سورۃُ الانعام آیت نمبر ۱۲۹ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞	ترجَمۂ کنزالایمان: اور یوں ہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلّط کرتے ہیں۔بدلہ ان کے کئے کا؟
(پ۸،الانعام،۱۲۹)	

حُضُور پُرنور،شافِعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس دینِ اسلام کی مدد فاجر یعنی بدکار آدمی کے ذَرِیعہ سے بھی کرالیتا ہے۔(صحیح بخاری،ج۲،ص۳۲۸،حدیث ۳۰۶۲،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اللّٰہ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرنا چاہئے

ہمیں ہر وقت **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے اپنی عِلمیّت،شان وشوکت اور جسمانی طاقت پر گھمنڈ سے بچنا اور چَرب زَبانی اور پھوں پھاں سے پرہیز کرنا ضروری ہے کہ نہ معلوم عِلمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ہمارا کیا مقام ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان برباد ہوجائے۔ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنانے ،عشقِ مصطفےٰ وصحابہ واہلبیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم پانے ، دینی مَعلومات بڑھانے،اپنے آپ کو برائیوں سے بچانے ،نیکیاں اپنانے اور خوب خوب ثواب کمانے کی خاطر تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ ہر ماہ کم ازکم تین دن کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر فرمائیں۔اسلامی بھائی روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **72 مَدَنی انعامات** اور اسلامی بہنیں **63 مَدَنی انعامات** کا کارڈ پُر کرکے

اپنے تنظیمی ذمّہ دار کو جمع کروائیں۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! شاہِ خیر الانام، صحابۂ کرام شہیدِ مظلوم امامِ عالی مقام اور جُملہ شہیدان و اسیرانِ کربلا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وعلیہم الرضوان کا واسِطہ ہمارا ایمان سلامت رکھ، ہمیں قبر و حشر میں امان بخش اور ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا، جلوۂ محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایمان و عافیّت کے ساتھ شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُشکلیں حل کر شہِ مشکل کُشا کے واسِطے

کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

عاشُوراء کے فضائل

”یا شہید کربلا ہو دُور ہر رنج وبلا“

کے پچّیس حُروف کی نسبت عاشُوراء کی 25 خُصوصِیّات

(۱) 10 محرَّمُ الحرام عاشوراء کے روز حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی توبہ قَبول کی گئی۔

(۲) اِسی دن انہیں پیدا کیا گیا۔

(۳) اِسی دن انہیں جنّت میں داخِل کیا گیا۔

(۴) اِسی دن عرش

(۵) کُرسی

(۶) آسمان

(۷) زمین

(۸) سورج

(۹) چاند

(۱۰) سِتارے اور

(۱۱) جنّت پیدا کئے گئے۔

(۱۲) اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا ہوئے۔

(۱۳) اِسی دن انہیں آگ سے نَجات ملی۔

(۱۴) اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور آپ کی اُمّت کو نَجات ملی اور فرعون اپنی قوم سَمیت غَرق ہوا۔

(۱۵) حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا کئے گئے۔

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

(۱۶)اِسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا۔

(۱۷)اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا نوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کشتی کوہِ جُودی پر ٹھہری۔

(۱۸)اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مُلکِ عظیم عطا کیا گیا۔

(۱۹)اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے۔

(۲۰)اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بینائی کا ضُعف دور ہوا۔

(۲۱)اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یوسف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام گہرے کُنویں سے نکالے گئے۔

(۲۲)اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا ایّوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تکلیف رَفع کی گئی۔

(۲۳) آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارِش اِسی دن نازِل ہوئی اور

(۲۴)اِسی دن کا روزہ اُمّتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن کا روزہ ماہِ رَمَضانُ المُبارَك سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا۔(مُکاشَفَۃُ القُلُوب، ص ۳۱۱)

(۲۵)امامُ الہُمام، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ تِشنہ کام سیِّدُ نا امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مَع شہزادگان و رُفقاء تین دن بھوکا رکھنے کے بعد اِسی عاشوراء کے روز دَشتِ کربلا میں اِنتہائی سفّا کی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

''کربلا''

کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے مُحرَّمُ الحرام اور عاشُوراء کے روزوں کے 5 فضائل

مدینہ ۱ حضرتِ سیِّدُ نا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایَت ہے حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''رَمضان کے بعد مُحرَّم کا روزہ اَفضل ہے اور فَرض کے بعد اَفضل نَماز صَلوٰۃُ اللَّیل (یعنی رات کے نوافِل) ہے۔'' (صَحیح مسلم، ص ۵۹۱، حدیث ۱۱۶۳)

مدینہ ۲ طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مُحَرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔ (طَبَرانی فی الصغیر، ج ۲، ص ۸۷، حدیث ۱۵۸۰)

عاشُوراء کا روزہ

مدینہ ۳ حضرتِ سیِّدُ نا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، ''میں نے سلطانِ دوجہان، شَہنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جُستجُو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشوراء کا دن اور یہ کہ رَمَضان کا مہینہ۔'' (صَحیح بُخاری، ج ۱، ص ۶۵۷، حدیث ۲۰۰۶)

یہودیوں کی مُخالَفت کرو

مدینہ ۴ نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد، ج ۱، ص ۵۱۸، حدیث ۲۱۵۴)

عاشوراء کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں[۹] یا گیارھویں[۱۱] مُحرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

مدینہ ۵ حضرتِ سیِّدُ نا ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے

ہیں: مجھے **اللہ** پر گُمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال قبل کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۵۹۰، حدیث ۱۱۶۲)

سارا سال آنکھیں دُکھیں نہ بیمار ہو

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، مُحرَّم کی ۹ویں اور ۱۰ویں کو روزہ رکھے تو بَہُت ثواب پائے گا۔ بال بچّوں کیلئے ۱۰ویں مُحرَّم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرت شہیدِ کربلا سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بَہُت مُجَرَّب (یعنی مؤثر و آزمودہ) ہے۔ اسی تاریخ یعنی ۱۰ مُحرَّمُ الْحرام کو غُسل کرے تو تمام سال اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے اَمن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زَم زَم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔ (تفسیر روحُ البیان، ج ۴، ص ۱۴۲، کوئٹہ، اسلامی زندگی ص ۹۳)

سروَرِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا، جو شخص یومِ عاشوراء اِثمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔ (شعبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۶۷، حدیث ۳۷۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

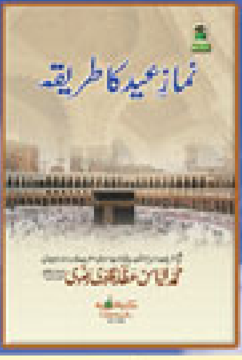

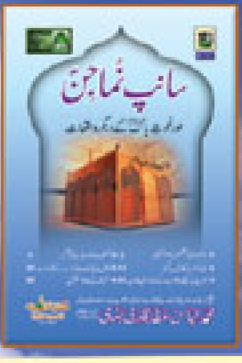

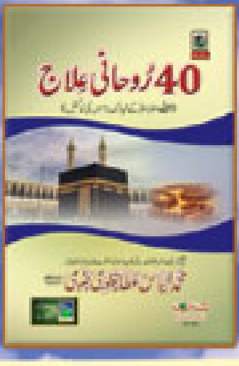

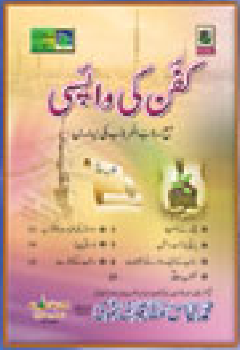

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی اِنعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافِلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net